سوال

(476)قیامت کے دن انسان کوکس کی طرف منسوب کرکے آوازدی جائے گی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تحصیل چیچہ وطنی سے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کوباپ کی طرف سے منسوب کرکے آوازدی جائے گی ماں کی طرف منسوب کرکے پکاراجائے گا؟ واضح رہے کہ باپ کی طرف منسوب کرکے پکارے جانے کی روایت صحیح نہیں ہے جیساکہ امام ابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ نے اس وضاحت کی ہے اس کے متعلق ہماری راہنمائی کریں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکرکردہ روایت حسب ذیل ہے :"قیامت کے دن تمہیں تمہارے باپ کے نام سے پکاراجائے گالہذااچھے ناموں کاانتخاب کیاکرو۔(دارمی :کتاب الاستیذان :ابوداؤد:کتاب الادب :مسندامام احمدرحمۃ اللہ علیہ :ص 194/5)

اس روایت کادارومدارایک راوی عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الخزاعی پرہے جس کے متعلق امام ابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات نہیں کی حافظہ منذری اس کے متعلق مزیدوجاحت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابویحییٰ ہے خودثقہ اورعابدہیں لیکن حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کاسماع ثابت نہیں ہے اس بناپریہ حدیث منقطع ہے (مختصرابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ)

اگرچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابوداؤد نے اس روایت کوجیدسند سے بیان کیاہے اورمشہورہے کہ عبداللہ بن زکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کوسناہے (شرح مہذب)لیکن صحیح بات یہی ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے کمزورہے جیساکہ خودامام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے لکھاہے لہذااس طرح کی روایت کوروایت کوبطوردلیل نہیں پیش کیاجاسکتاہے البتہ امام المحدثین حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کوایک اورانداز سے ثابت فرمایاہے چنانچہ انہوں نے ایک باب بایں الفاظ قائم کیاہے کہ لوگوں کوان کے باپ کے نام سے پکاراجائے گاامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابوداؤدرحمۃ اللہ علیہ کے مفہوم کوعنوان کے طورپرذکرکیاہے کیوں کہ وہ حدیث ان کی شرائط کے مطابق نہ تھی پھر بطوردلیل ایک اورحدیث کوپیش کیاہے کہ قیامت کے دن غداری کرنے والے پرایک جھنڈالہرایاجائے گااوراعلان کیاجائے گایہ فلاں بن فلاں کی غداری کی وجہ سے ہے ۔(صحیح بخاری کتاب الادب)

اس حدیث میں غداری اوربے وفائی کی مذمت بیان کی گئی ہے اوراس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ قیامت کے دن انسان کواس کے باپ کی طرف منسوب کرکے آواز دی جائے گی۔(فتح الباری :10/69)

ابن بطال اس کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جن کا موقف ہے کہ قیامت کے دن ستر پوشی کے طور پر انسانوں کو ان کی ماؤں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا اس قول مردود کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہےجسے امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا تاکہ ناجائز اولاد کے باپوں پر ستر پوشی ہوسکے یہ حدیث عقل اور نقل کے لحاظ سے ناقابل اعتبار ہے کیوں کہ زانی کو عقلی شرعی اور قانونی طور پر کسی وقت بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے اگر عورت شادی شدہ ہے تو خاوند کے گھر جو اولاد پیدا ہوگی اس کی نسبت خاوند کی طرف کی جائے گی خواہ وہ اس کے نطفہ سے نہ ہو حدیث میں ہے ۔ الولد للفراش وللعاہر الحجر (صحیح بخاری)

زانی کے حصہ میں تو پتھر ہیں البتہ بچے کی نسبت خاوند کی طرف ہوگی ۔ اگر خاوند اس کا انکار کردے تو لعان ہونے کی صورت میں ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا اس زانی کی طرف نسبت نہیں ہوگی ویسے یہ حدیث فنی لحاظ سے صحیح نہیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق کہتے ہیں سندہ ضعیف جدًا" (فتح الباری :10/79)

اس کی سند انتہائی کمزور ہے اس موضوع پر حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تفصیل سے لکھا ہے ۔ (تہذیب السنن :250/7)

ان قرائن اور شواہد کے پیش نظر ہمارا موقف یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور صرف مندرجہ ذیل کی نسبت ماں کی طرف ہوگی ۔

(1)حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(2)لعان شدہ بیوی خاوند کا متنازعہ بچہ بھی ماں کی طرف نسبت کرکے پکارا جائے گا ۔

(3)غیر شادی شدہ ماں کی اولاد بھی زانیہ کی طرف منسوب ہوگی

جب زانی انسان کو کوئی شرعی اور قانونی حیثیت نہیں ہے تو قیامت کے دن ان کی پردہ پوشی کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:477